کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں

۱۔ ٹی وی کا کاروبار کرنا کیسا ہے آیا اس سے جو کمائی حاصل ہوگی وہ حلال ہوگی یا نہیں؟

۲۔ کھیل تماشے کو اپنا کاروبار بنانا درست ہے یا نہیں مثلاً سرکس یا اسکے علاوہ مداری وغیرہ؟

۳۔ آجکل یہ بات بہت پھیل گئی ہے کہ جس لڑکی کی شادی ہونے والی ہوتی ہے تو شادی والے دن یا اس سے پہلے
میک اپ کیلئے اسکو بیوٹی پارلر لے کر جاتے ہیں جہاں پر ایسا میک اپ کیا جاتا ہے کہ اصل رنگ و روپ
ہی بدل جاتا ہے اسکا حکم کیا ہے؟

نعیم اشرف
مکان نمبر 121/D سکیم ۳ گلشن اقبال
رحیم یار خان

۲
۵۲۹

۵/۱
۹۲۳

۳/۲۰
۲۰۰۲ء
نعیم اشرف
مکان 121/D
سکیم 3
گلشن اقبال
رحیم یار خان

ٹی وی کے کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی حلال ہے یا حرام۔

الجواب حامداً و مصلیاً

۱۔ ٹی وی کا غالب استعمال چونکہ حرام اور ناجائز کاموں کیلئے ہوتا ہے اور اس کے بے شمار مفاسد معاشرہ میں پھیل گئے ہیں لہذا اس کی تجارت کرنا درست نہیں جس سے بچنا لازم ہے تاہم اگر کسی نے اس کی تجارت کی تو چونکہ ٹی وی کا جائز استعمال بھی ایک حد تک ممکن ہے جیساکہ ہوائی اڈوں پر اس کے ذریعہ اعلان وغیرہ کیے جاتے ہیں لہذا ایسی آمدنی بالکلیہ حرام نہیں پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ایسے نفع کو صدقہ کر دیا جائے (ماخذہ تبویب ۶۳/۲۰۷)

فی تنویر الابصار،

وضمن بكسر معزف قيمة صالحا لغير اللهو و بإراقة سكر ومنصف وصح بيعها وفی رد المحتار، (قوله وصح بيعها) لانها اموال متقومة لصلاحيتها للانتفاع بها لغير اللهو (ص ۲۱۲/۶)

سرکس یا مداری کے کھیل کو کاروبار بنانا درست ہے یا نہیں۔

۲۔ سرکس یا مداری وغیرہ جیسے کھیل تماشے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ان میں اس قدر انہماک ہوتا ہے کہ جس کی بناء پر نماز رہ جاتی ہے یا دیگر فرائض اور حقوق واجبہ میں خلل آتا ہے تو ایسے کھیل تماشے ناجائز ہیں اور ان سے حاصل شدہ آمدنی بھی حلال نہیں البتہ اگر ان میں اس قدر انہماک نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھار محض تفریح طبع کیلئے ایسے کھیل تماشے دیکھے جائیں تو یہ جائز ہے اور ایسے کاروبار کی آمدنی بھی حلال ہوگی تاہم ایک مسلمان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اس طرح کے لہو و لعب کو اپنا ذریعۂ معاش بنائے لہذا اس کھیل تماشے کو کاروبار بنانے کی بجائے کوئی دوسرا کاروبار اختیار کرنا بہر حال بہتر ہے (ماخذہ تبویب بتغیر ۹/۳۲م)

عورت کا میک اپ ... کے ذریعہ فطری رنگ و روپ بد... کا حکم۔

۳۔ عورتوں کیلئے بیوٹی پارلر میں جاکر میک اپ کرانے کی گنجائش ہے بشرطیکہ بیوٹی پارلر میں کام کرنے والی صرف عورتیں ہوں وہاں مردوں کا آنا جانا نہ ہو اور عورتوں سے بھی میک اپ کروانے کیلئے صرف وہی طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس سے انسانی فطرت میں تبدیلی لازم نہ آئے اور میک اپ سے مقصود صرف خاوند کا خوش کرنا ہو غیر محارم اور اجنبی مردوں کیلئے زیب و زینت اختیار نہ کرے اور میک اپ کیلئے فضول خرچی یا اسراف کا ارتکاب نہ کیا جائے نیز میک اپ کے دوران یا اس کے بعد نمازیں اس خوف سے نہ چھوڑی جائیں کہ اگر وضو کیا تو میک اپ خراب ہو جائیگا (ماخذہ تبویب باضافہ ۵۹/۳۵۱)

فی رد المحتار،

فلو كان فی وجهها شعر ينفر زوجها بسببه ففی تحريم ازالته لعد لان الزينة للنساء مطلوبة للتحسين الا ان يحمل على ما لا ضرورة اليه لما فی نتفه بالنماص من الايذاء (ص ۳۷۳/۶) و الله اعلم بالصواب

سیف اللہ سعید
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۳-۱-۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴/۱/۱۴۲۳ھ

۵ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

Scanned by CamScanner